بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت

محبوب سبحانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

اور ان کی اصلاحی تحریک و عقائد و نظریات

مؤلف

ابو کلیم فانی

ناشر: جماعت رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) رجسٹرڈ پاکستان (ساہیوال)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بفیضان کرم

فخر السادات، بقیۃ السلف، پیر طریقت

الحاج

پیر سید ممتاز حسین شاہ صاحب

سہروردی چشتی مدظلہ العالی

برائے ایصال ثواب: امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت محبوب سبحانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

اور ان کی اصلاحی تحریک و عقائد ونظریات

مؤلف

ابوکلیم فانی

ناشر: جماعت رضائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) رجسٹرڈ پاکستان (خانیوال)

یا حضرت سلطان سید شیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ

۱۲۸۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نحمدہ' ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی قدس سرہ' ۴۷۰ھ کو گیلان (بغداد۔ عراق) میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں سایۂ پدری سر سے اُٹھ گیا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لیے ۴۸۸ھ میں بغداد پہنچے جو اس وقت علم و عمل کا گہوارہ، علماء و مشائخ کا مسکن اور علمی و سیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا دارالسلطنت تھا۔ یہاں آپ نے اپنے زمانہ کے معروف اساتذہ اور ائمہ فن سے اکتساب فیض کیا۔ جن کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱): حضرت ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی علیہ الرحمۃ

(۲): حضرت ابوزکریا یحییٰ بن علی تبریزی علیہ الرحمۃ

(۳): حضرت ابوغالب محمد بن حسن باقلائی رحمۃ اللہ علیہ

(۴): حضرت ابوسعید محمد بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ

نیز کہا جاتا ہے کہ بغداد کی مشہور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم رہے۔

روحانی علوم اور تزکیہ نفس کی خاطر آپ نے شروع میں حضرت ابوالخیر حماد بن مسلم الدباس علیہ الرحمۃ سے اپنا رابطہ قائم کیا جو اپنے زمانے

کے مشہور شیخ الطریقت اور روحانی بزرگ تھے۔ لیکن روحانی مقامات اور منازل کی تکمیل آپ
نے حضرت شیخ ابو سعید المخزومی کے ہاتھوں سے کی اور بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

تصانیف

(۱): غنیۃ الطالبین
(۲): فتوح الغیب
(۳): فتح الربانی
(۴): دیوان غوث اعظم
(۵): جلاء الخاطر
(۶): یواقیت الحکم
(۷): کبریت احمر
(۸): اسبوع شریف
(۹): قصیدہ غوثیہ
(۱۰): مکتوبات محبوب سبحانی

وفات:

۵۶۱ھ / ۱۱۶۴ء میں بغداد شریف میں انتقال ہوا۔ نماز جنازہ حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب علیہ الرحمتہ نے پڑھائی اور لاتعداد لوگوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مزار مبارک بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اخلاق عظیمہ

آپ کے اخلاق و عادات انک لعلیٰ خلق عظیم کا نمونہ اور انک لعلیٰ ہدی مستقیم کا مصداق تھے۔ آپ اتنے عالی مرتبت، جلیل القدر، وسیع العلم ہونے اور شان و شوکت کے باوجود ضعیفوں میں بیٹھتے، فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے۔ سلام کرنے میں پہل کرتے۔ اور طالب علموں اور مہمانوں کے ساتھ کافی دیر بیٹھتے۔ بلکہ ان کی لغزشوں سے درگزر فرماتے۔ اگر آپ کے سامنے کوئی جھوٹی قسم کھاتا تو اپنے علم و کشف کے جاننے کے باوجود اس کو رسوا نہ کرتے۔ اپنے مہمان اور ہمنشین سے دوسروں کی نسبت انتہائی خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ آپ کبھی نافرمانوں، ظالموں اور مالداروں کے لیے کھڑے نہ ہوتے۔ نہ کبھی کسی وزیر و حاکم کے دروازے پر جاتے۔ اور مشائخ وقت میں سے کوئی بھی حسنِ خلق، وسعت قلب، کرم نفس، مہربانی اور عہد کی نگہداشت میں آپ کی برابری نہیں کر سکتا تھا۔

(اخبار الاخیار فارسی صفحہ نمبر ۲۱)

تاثرات

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

قطب الاقطاب، فرد الاحباب، الغوث الاعظم، شیخ الشیوخ، غوث الثقلین، امام الطائفین، شیخ الطالبین، شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ الخ۔ (اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۲۲ طبع کراچی)

حضرت امام یافعی علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ ہمارے سرتاج، محققین کے شیخ، صدیقین کے امام، عارفین کے محبوب اور سالکین کے پیشوا ہیں۔

(خلاصۃ المفاخر صفحہ نمبر ۱۸۰)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ

بعض منافق اور حاسد رافضی ہمارے آقا و سید، تاج المفاخر، قطب ربانی، غوث صمدانی، سلطان الاولیاء والعارفین، محی الملت والدین عبدالقادر الحسنی الحسینی قدس سرہ، کی عظمت سے بے خبر ہو کر الزام تراشی کرتے ہیں۔

(نزہتہ الخاطر والفاطر صفحہ نمبر ۱۸)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ

یا غوث معظم نور ھدیٰ مختار(۱) نبی، مختار(۲) خدا

سلطان دو عالم قطب علیٰ حیران ز جلالت ارض و سما

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۱۲۳)

۱۔ حضور علیہ السلام کے پسندیدہ

۲۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است

سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۲۳)

شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ

بغداد میں شیخ الاسلام سید محی الدین عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس قدر منزلت حاصل ہے کہ کل اقطاب، ابدال، اوتاد اور افراد آپ کے زیر نگیں ہیں۔ اور آپ سب کے قائدین ہیں۔

(فتوحات مکیہ، بحوالہ تذکرۃ المشائخ قادریہ صفحہ ۲۱)

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلطان الاولیاء امام الاصفیاء ولایت کے پختہ ستون میں سے ایک ستون ہیں۔ آپ اُن کامل اولیاء کرام میں سے ہیں جن کی ولایت پر اُمت محمدیہ کے علماء وغیرہ تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔

(جامع کرامات اولیاء از علامہ نبہانی)

علامہ محمد بن یحیٰی تاذنی علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ الفقہاء والفقراء، امام زماں، قطب دوراں، شیخ الشیوخ تھے۔

(قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی۔ طبع کراچی)

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

راہِ ولایت میں فیوض و برکات جس کو بھی حاصل ہوں۔ خواہ وہ اقطاب ہوں یا نجباء ہوں آپ (سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کے واسطے ہی سے مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ کسی کو میسر نہیں ہوا۔

(خلاصہ)

(مکتوبات جلد نمبر ۳ مکتوب ۱۲۳)

مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ

شیخ عبدالقادر علیہ الرحمۃ کی کرامات بے شمار ہیں جن کو گنا نہیں جاسکتا اور میں جن عظیم الشان اور مشہور اماموں سے ملا ہوں۔ اُنہوں نے بتایا کہ شیخ کی کرامات متواتر ہیں یا قریب متواتر ہونے کے ہیں۔

(نفحات الانس صفحہ ۶۴۳ طبع صادق آباد)

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ

وہیں سے اُبلے ہیں ساتوں سمندر
جو تیری نظر کا ساحل ہے یا غوث

(حدائق بخشش)

فاضل بریلوی کے شعر کی شرح

لغات:۔ اُبلے: جوش کھانا۔ ساحل: جھیل، دریا اور سمندر کا کنارہ۔ نظر: نگاہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

والبحر یمده من بعده سبعة ابحر (پ۲۱)

ترجمہ: اور سات سمندر اس کی سیاہی ہو۔ اس کے پیچھے سات سمندر۔

جس طرح خالق کائنات نے مادی دُنیا کی سیرابی کے لیے سات سمندر پیدا فرمائے ہیں اسی طرح روحانی دُنیا کے فائدے کے لیے اولیاء کرام کے ساتھ طبقات ہیں جن کو اس شعر میں سات سمندروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سات سمندروں کے نام

بحر کرمان۔ بحر قلزم۔ بحر ہند۔ بحر عمان۔ بحر روم۔ بحر مغرب۔ بحر طبرستان۔

اولیاء کرام کے ساتھ طبقات کے نام

(۱): اولیاء ابدال (۲): اولیاء اقطاب (۳): اولیاء اوتاد (۴): اولیاء نقباء (۵): اولیاء نجباء (۶): غوث یا مجدد (۷): عام اولیاء کرام مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ اے غوثِ اعظم علیہ الرحمۃ یہ ساتوں سمندر جو اُبل رہے ہیں یعنی طریقت وروحانیت کے تمام سلاسل جو اس وقت اوج ثریا پر ہیں۔ آپ ہی کی ذات کے مرہونِ منت ہیں کیونکہ آپ قاسم ولایت ہیں گو تمام سلاسل طریقت اپنے اپنے مقام پر ایک سمندر کی حیثیت رکھتے ہیں مگر آپ کے بحر طریقت کے کنارے ہیں اور آپ کے مقام تک رسائی ناممکن ہے۔ آپ اولیاء کاملین کے پیشوا اور سردار ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے

قیامت تک جتنے اولیاء ابدال' اقطاب' اوتاد' نقبا' نجباء' غوث یا مجدد ہونگے سب فیضان ولایت وبرکات طریقت حاصل کرنے میں حضور غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے محتاج ہوں گے۔ بغیر اُن کے واسطے اور وسیلہ کے قیامت تک کوئی شخص ولی نہیں بن سکتا۔ (مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد ۳) خلاصہ

شیخ محمد اکرم قدوسی چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حضرت غوث الاعظم علیہ الرحمۃ مقامات غوثی قطبی' قطب الاقطابی سے ترقی کر کے مقام محبوبیت پر پہنچ گئے تھے۔ اس مقام سے اوپر کسی ولی اللہ کو مقام نصیب نہیں ہوا۔

(اقتباس الانوار (اُردو) صفحہ نمبر ۷۹ الطبع لاہور ۱۹۷۹ء)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

کہ ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بالمفید نے شیخ ابو سعید علیہ الرحمۃ سے قطب کی بابت دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: کہ قطب وہ شخص ہے۔ جس پر زمانہ کی ولایت ختم ہو' ولایت کے تمام بوجھ اس کی لپیٹ میں ہوتے ہیں اور تمام کائنات کے انتظام وانصرام آپ کے ذمہ ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ زمانہ حاضر کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ۔ (نزہۃ الخاطر الفاطر صفحہ نمبر ۹۴ طبع فیصل آباد)

اقوال مبارکہ

(۱): تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بُرے ہم نشین ہیں۔

(۲): تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور عمل کرنا پھر اوروں کو سکھانا ہے۔

(۳): خستہ (ٹوٹی ہوئی) قبروں پر غور کر کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے

(۴): جب تک تیرا اترانا (تکبر کرنا) اور غصہ کرنا باقی ہے اپنے آپ کو اہل علم میں شمار نہ کر۔

(۵): شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا خدا کا کام۔

(۶): عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔

(۷): تنہا محفوظ ہے اور ہر گناہ کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔

(۸): مومن کے لیے دُنیا ریاضت کا گھر اور آخرت راحت کا گھر ہے۔

(۹): بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔

(۱۰): بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا معتوب و مغضوب ہے۔

(۱۱): کفرانِ نعمت اور خود ستائی قربِ حق کی ضد ہیں۔

(۱۲): بے نمازی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرو۔

(۱): مخزن اخلاق صفحہ نمبر ۱۱ طبع لاہور (۲): غنیۃ الطالبین

☆ صادق وہ ہے کہ اگر لوگوں کے دلوں سے اس کی قدر و منزلت بالکل جاتی رہے تو اصلاح قلب کے باعث وہ اسکی بالکل پرواہ نہ کرے۔ اور رتی برابر اپنے حسنِ عمل کی خبر لوگوں کو ہو جانا پسند نہ کرے۔

☆ راستی اور سچائی خدا کی تلوار ہے۔

☆ اللہ کے ساتھ صدق اور اس کے بندوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آنا تصوف ہے۔

☆ طریقت کی حقیقت خدا تعالیٰ کی رضا طلبی ہے۔

☆ فقیر کو دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک رکھنا چاہیے۔ اور ان کیساتھ شگفتہ روی سے پیش آئے۔

☆ فقیر کو لازم ہے کہ مستقبل کی فکر نہ کرے۔ حال پر نظر رکھے۔

☆ ہمیشہ دوستوں کے دلوں کی پاسداری کرے جو بات دوست کو پسند نہ ہو اس سے اجتناب کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

توکل کے تین درجے ہیں

☆ اول کا نام توکل دوسرے کا نام تسلیم اور تیسرے کا نام تفویض ہے۔ متوکل اپنے رب کے وعدہ سے مطمئن ہو کر سکون حاصل کر لیتا ہے۔ صاحبِ تسلیم

اللہ کے حکم کو اپنے لئے کافی سمجھتا ہے اور صاحب تفویض اللہ کے حکم پر (ہر صورت میں خوش ہوتا ہے)۔

☆ حسن اخلاق بندے کی تمام صنعتوں میں افضل ہے۔

☆ حسن خلق یہ ہے کہ مخلوق کی طرف سے جو ظلم تم پر کیا جائے اس کو برداشت کرلو۔ (غنیۃ الطالبین)

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور اُن کی اصلاحی تحریک

چھٹی صدی ہجری میں ارشاد وتلقین اور اصلاح احوال کا جو ہنگامہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے برپا کیا' بعد میں ہمیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

☆ جناب پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں۔

بارہویں صدی (عیسوی) کی ایک عظیم المرتبت شخصیت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ ہیں۔ امام غزالی علیہ الرحمتہ نے اگر علمی حیثیت سے تصوف کو ایک مستقل فن بنانے کی خدمت انجام دی تو شیخ جیلانی نے علمی اعتبار سے اس تحریک میں جان ڈال دی...... ان سے پہلے کسی بزرگ نے تصوف کو اسلام کے زریں اصولوں کو نشر واشاعت کا ذریعہ اس طرح نہیں بنایا تھا۔ ارشاد وتلقین کا جو غلغلہ اُنہوں نے برپا کیا وہ اسلامی

تصوف کی تاریخ میں مثال نہیں رکھتا۔

(سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ صفحہ ۵۴ مضمون پروفیسر خلیق احمد)

بغداد کی سیاسی حالت

پانچویں صدی ہجری میں جب سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کی ولادت ہوئی۔ تو اقتصادی انتشار اور درباری ریشہ دوانیوں سے خلیفہ وقت کی حکومت سمٹ کر بغداد کے گردونواح تک محدود ہوگئی تھی۔

یہی وہ تہذیبی مرکزیت تھی جسے ہرات' بخارا' سمرقند' نیشاپور' مرو' قزوین' حلب اور دمشق جیسے تہذیبی ادارے تسلیم کرتے تھے جس کا خاتمہ بقول ابن اثیر ہلاکو خاں نے کردیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہدایت واصلاح کی ذمہ داری اصحاب واولیاء پر عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ ملت کی رہنمائی ونگہبانی کا فریضہ انجام دیں۔ چنانچہ شیخ موصوف نے اس پر آشوب دور فتن کے آغاز پر بغداد میں صدائے حق بلند کی۔

تعلیمات غوثیہ

حصول علم کے بعد آپ کسی دربار سے وابستہ نہیں ہوئے۔ جیسا کہ

اس وقت کے اہل علم کا عام وطیرہ تھا۔ بلکہ رشد و ہدایت کا بوریا بچھا کر بیٹھ گئے۔ آپ کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ آپ نے اپنے استدلال کی بنیاد مروجہ فلسفیانہ اور فقیہانہ طرز سے ہٹ کر قرآن اور حدیث پر رکھی اور اپنا پورا زور اس پر صرف کر دیا کہ لوگوں میں اسلام کے لیے عمل کرنے اور قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ امراء و سلاطین کو آپ نے ملک گیری ہوس سے بچنے کی تلقین کی۔ عوام کو دُنیا داری اور حرص وطمع سے دامن بچانے کی ہدایت کی، علماء اور زہاد (زاہد کی جمع) کو کبر وریا سے دور رہنے کی نصیحت کی۔ مگر آپ کے مواعظ اور افادات میں ترکِ دنیا نہیں۔ بلکہ اصلاح دُنیا کا تقاضا صاف نظر آتا ہے۔ اگرچہ یہ اصلاح دُنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے لیے مطلوب ہے۔ جس کا واضح مفہوم یہ ہے۔

(ایک اچھی دنیا، ایک اچھی آخرت کے لیے)

(سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ صفحہ نمبر ۴۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

کہ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ سے منقول ہے کہ آپ نے

فرمایا کہ میری مجلس وعظ میں لوگوں کا اتنا ہجوم واجتماع ہو جاتا کہ مجلس میں جگہ باقی نہ رہتی، چنانچہ میں شہر کی عیدگاہ میں چلا گیا اور وعظ کہنے لگا، وہاں بھی جگہ تنگ ہو گئی تو منبر شہر سے باہر لے گئے اور بے شمار مخلوق سوار و پیادہ آتی اور مجلس کے باہر اردگرد کھڑی ہو کر وعظ سنتی حتی کہ سننے والوں کی تعداد ستر (۷۰) ہزار کے قریب پہنچ گئی۔

نیز آپ کی مجلس وعظ میں چار سو (۴۰۰) افراد قلم و دوات لیکر بیٹھتے اور جو کچھ سنتے اس کو لکھتے رہتے۔

(اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۲۸ طبع کراچی)

آپ کے مواعظ حسنہ سے چند ایک اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں

☆ اے علم و عمل میں خیانت کرنے والو! تم کو ان خدا رسیدہ بزرگوں سے کیا نسبت۔ اے اللہ اور اُس کے رسول کے دشمنو! اے اللہ کے بندوں کے ڈاکوؤ! تم کھلے ظلم او کھلے نفاق میں مبتلا ہو، یہ نفاق کب تک۔

☆ اے عالمو! اے زاہدو! شاہوں اور سلطانوں کے لیے تم کب تک منافق بنے رہو گے۔ تاکہ ان سے دُنیا کا مال و زر، شہوات و لذات حاصل کرتے رہو۔ تم اور اکثر شاہانِ وقت، اللہ کے مال اور اس کے بندوں کے متعلق ظالم

اور خائن ہو۔

☆ بارالہا! منافقوں کی شوکت توڑ دے اور ان کو ذلیل فرما۔ ان کو توبہ کی توفیق دے اور ظالموں کا قلع قمع کر' زمین کو ان کے (وجود) سے پاک کردے یا ان کی اصلاح فرما۔ (آمین)

☆ اے بادشاہو! اے ظالمو! اے منصفو! اے منافقو! اے مخلصو! دنیا ایک محدود وقت تک ہے اور آخرت غیر متناہی مدت تک ہے' اپنے مجاہدہ اور زہد سے جملہ ماسوا اللہ کو چھوڑو اور غیر سے طلب کو پاک کرو جس نے دنیا کے امیروں سے طمع یا خوف کو دل میں جگہ دی وہ موحد یا نائب رسول اللہ صلی اللہ وسلم ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ خالق کے بدلے مخلوق سے امید وخوف رکھنا شرک ہے۔

☆ اے منافق! مخلوق اور اسباب کی پرستش کرنے والے' حق تعالیٰ کو بھلانے والے' گردن جھکا پھر توبہ کر اس کے بعد علم سیکھ اور عمل کر اور مخلص بن ورنہ ہدایت نہ پائے گا۔

☆ تم رمضان میں اپنے نفسوں کو پانی پینے سے روکتے ہو اور جب افطار کا وقت آتا ہے۔ تو مسلمانوں کے خون سے افطار کرتے ہو' اور ان پر ظلم کر کے جو مال تم نے حاصل کیا اس کو نگلتے ہو۔

☆ اے لوگو! افسوس کہ تم سیر ہو کر کھاتے ہو اور تمہارے پڑوسی بھوکے ہیں۔ پھر تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہم مومن ہیں' تمہارا ایمان صحیح نہیں' دیکھو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے سائل کو دیا کرتے تھے اور اپنی اونٹنی کو خود چارہ ڈالتے تھے اور اس کا دودھ دوہتے' اور اپنا قمیض آپ سیا کرتے تھے۔ تم ان کی متابعت کا دعویٰ کیسے کرتے ہو' حالانکہ اقوال و افعال میں ان کی مخالفت کر رہے ہو۔

(اقتباسات از مجلس فتوح الربانی)

نام نہاد صوفیوں کو مخاطب ہو کر فرمایا

یعنی عجیب ترین درویش پیدا ہوئے ہیں کہ صحیح راستہ کو نہیں پہنچانتے اور اپنی تمام عمر بُری اور نشیلی چیزوں کی عادات واستعمال میں گزار دیتے ہیں چنڈو خانوں اور میکدوں میں بیٹھنا اور لہو ولعب میں وقت ضائع کرنا اپنی زندگی کا ماحصل سمجھتے ہیں۔ اور پھر اپنے آپکو عابد اور واصل باللہ بزرگوں سے شمار کرتے ہیں۔ اگر یہ تصوف اور صوفیاء کے احوال سے آشنا ہوتے تو یوں اپنے جہل واوہام سے غلو کو کام میں نہ لاتے بلکہ اتباع سنت میں مستقیم رہتے۔

(الفقر فخری از مولانا ابو الفیض لاہوری)

تعلیماتِ غوثیہ کے اثرات

آپ کی تعلیم نے از سرِ نو لوگوں کو قرآن و حدیث کی طرف مائل کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ ان میں جدوجہد و عمل کا جذبہ بیدار ہوتا چلا گیا۔ اور جہاد کی اسپرٹ پیدا ہو گئی۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کی وفات کے چند ہی سال بعد پورا عالم اسلام صلیبی یلغار کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو گیا۔ ۵۶۴ھ میں صلیبی محاذ کو سلطان صلاح الدین ایوبی نے شکست دی۔ اس کے ۲۵۔۳۰ سال بعد شہاب الدین غوری نے بت کدہ ہند میں پیش قدمی کی۔

شہاب الدین غوری کا یہ جہاد خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ایماء پر ہوا تھا اور خواجہ اجمیری شیخ عبدالقادر جیلانی کے آخری عہد میں بغداد پہنچے تھے اور وہیں سے لوٹ کر ہندوستان کا سفر کیا تھا۔

اس لیے یہ کہنا بجا نہ ہو گا کہ عالم اسلام کو صلیبیوں نصرانیوں کے غلبہ سے محفوظ رکھنے اور ہندوستان میں اسلام کا چراغ روشن کرنے میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی تحریک اصلاح و جہاد ہی کام کر رہی تھی۔

(سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ صفحہ نمبر ۲۵ تلخیص)

عقائد و نظریات

بے نمازی کا حکم

اگر کوئی شخص نماز کی فرضیت کا منکر ہے اور نماز ترک کرے تو کافر ہو جاتا ہے۔ اور اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے۔ امام احمد کے مذہب میں اگر فرضیت کا عقیدہ رکھتا ہے لیکن بے پروائی اور سستی کے باعث نماز چھوڑ دی ہے، نماز کے لیے اس کو بلایا گیا۔ مگر اس نے نہیں پڑھی اور اس کے بعد والی نماز کا وقت بھی تنگ ہو گیا اس وقت یہ شخص کافر ہو جائے گا اور دونوں صورتوں میں اس پر مرتد کا حکم ہو گا، تین روز تک اس سے توبہ کرائی جائے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کو تلوار سے قتل کر دیا جائے، اس کا مال ضبط کر کے بیت المال میں داخل کر دیا جائے اور اس کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۵۱۵ طبع کراچی)

تعظیم کے لیے کھڑا ہونا

بادشاہ عادل، والدین، دیندار، پرہیزگار اور بزرگ لوگوں کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۶۲)

مقام صدق

فرمایا کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے صدق کے ساتھ طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک آئینہ عنایت کرے گا جس کے اندر دُنیا و آخرت کے تمام عجائبات تجھ پر ظاہر ہو جائیں گے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۶۶۹)

زیارت قبور اور ایصال ثواب

زیارت قبر کے وقت قبر سے اتنے فاصلے پر اور ایسی جگہ کھڑا ہو جہاں صاحب قبر کی زندگی میں کھڑا ہوتا تھا۔ اور ویسا ہی اس کا احترام کرے جیسے اگر وہ زندہ ہوتا تو کرتا۔ گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور کچھ دیگر آیاتِ قرآنی پڑھ کر صاحب قبر کو اس کا ثوا پہنچائے۔ اور اللہ سے اس طرح دُعا کرے کہ اے پرودیگار اگر سورۃ کو پڑھنے کا ثواب تو نے میرے لیے مقرر کیا ہے تو میں وہ ثواب اس صاحب قبر کے لیے ہدیہ کرتا ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی مراد مانگے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۰۵)

روضہ رسول ﷺ پر حاضری اور دُعا کا طریقہ

روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت پشت قبلہ کی طرف کر کے آپ کی ذات اقدس پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے بعد یوں دُعا کرے: بے شک الٰہی تو نے اپنے پیغمبر ﷺ سے فرمایا کہ اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر کے تیرے پاس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہیں اور رسول بھی ان کے لیے بخشش کی دُعا کریں تو وہ اللہ کو بخشنے والا اور مہربان پائیں گے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں تیرے پیغمبر کے پاس اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوا معافی کا طلبگار ہو کر حاضر ہوا ہوں۔ اور تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے لیے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے ان لوگوں کے لیے واجب کر دی تھی جو تیرے نبی کی حیات میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے طلبگار ہوئے تھے۔ اور نبی نے بھی ان کے لیے مغفرت طلب فرمائی۔ الٰہی میں تیرے نبی کے وسیلے سے جو نبی الرحمۃ ہیں تیری لرف رجوع کرتا ہوں۔ یارسول اللہ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب لی طرف رجوع کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہ معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرمائے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۵۹)

اولیاء اللہ کی عطائی قدرت

اللہ کریم نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے کہ اے بنی نوع انسان میں اللہ ہوں اور اکیلا معبود ہوں میں کہتا ہوں کُن (ہوجا) تو ہو جاتا ہے۔ تو میری فرمانبرداری کر تا کہ میں تجھے بھی ایسا بنادوں تو کہے کُن (ہوجا) تو ہو جایا کرے...... بیشک اللہ تعالیٰ نے اکثر انبیاء و اولیاء اور خاص بندوں کو اس نعمت سے نوازا ہے۔

(فتوح الغیب صفحہ نمبر ۲۹ مترجم لاہور)

واصلان حق (اولیاء اللہ) کا مقام

ایسے ہی واصلان حق کے دم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ اور زندوں کو قرار اور مردوں کو آرام انہیں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشِ زمین کے قیام کے لیے انہیں میخ کی حیثیت دی ہے۔ ایسے ہی صاحبان حال میں سے ہر ایک پہاڑ کی طرح اپنے مقام پر قائم ہے۔

(فتوح الغیب صفحہ نمبر ۳۱)

مقام فنا حاصل کرنے والے اولیاء اللہ کی شان

اس مقام پر پہنچ کر وہ (بندۂ خدا) ہر دلعزیزی میں بے مثل ہو جائے

گا۔ اس کے مرتبے کا ادراک لوگوں کے لیے ممکن نہ ہوگا۔ ایسا بے عدیل ہوگا کہ غیب کے پوشیدہ اسرار کا منفرد مجسمہ بن جائے گا اس طرح وہ تمام انبیاء رسل اور شہداء کا وارث بن جائے گا۔ اس پر مراتب ولایت یوں ختم ہوں گے کہ تمام ابدال اس کی طرف متوجہ ہوں گے اس کے فیض سے مشکلیں حل ہوں گی۔ اور بارانِ رحمت برسے گی جن سے کھیتیاں سرسبز ہوں گی۔ ہر خاص و عام‘ سرحدی مسلمان‘ بادشاہ‘ رعایا‘ قوم کے پیشوا‘ حکام اور عوام کی مصیبتیں اس کی دُعا سے ختم ہوں گی۔ وہ شہروں پر اور لوگوں پر محاسب ہوگا لوگ دُور دراز سے آ کر سیم وزر اس کے قدموں پر نچھاور کریں گے۔

(فتوح الغیب صفحہ ۱۰)

اولیاء اللہ اور علم لدنی

جب تم اپنے وجود کے تمام اعضاء و اجزاء کو اور تمام مخلوق کو بے جان مجسمہ سمجھ کر ان میں سے کسی کی اطاعت نہ کرو گے تو تمہیں علم لدنی کے اسرار و غیب کا امین بنا دیا جائے گا۔ اور تم سے تکوین اور خرق عادات کی طرح کے ایسے امور ظاہر ہونے لگیں گے جو قدرتِ الٰہی کی قبیل سے ہوں گے۔ اور جو قوت اہل ایمان کو جنت میں ودیعت ہوگی تمہیں دُنیا ہی میں سونپ دی

جائے گی۔ (فتوح الغیب صفحہ نمبر ۸۱)

فرائض ترک کرنے سے سنت اور نوافل قبول نہیں

مومن کے لیے ضروری ہے کہ فرائض ادا کرنے میں مشغول رہے۔ فرائض کے بعد سنت اور نوافل ادا کرتا رہے لیکن فرائض ادا کرنے سے پہلے سنت و نوافل میں مصروف رہنا حماقت و رعونت ہے اور اس طرح سنت و نوافل کو شرف قبولیت نہیں بخشا جاتا بلکہ ایسا کرنے والے کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ یہ تو ایسا ہے کہ کسی کو بادشاہ اپنی خدمت پر مامور کرے اور وہ اس کی بجائے اس امیر کی خدمت پر مستعد ہو جائے جو خود بادشاہ کا غلام ہے او بادشاہ کی قدرت وولایت کے زیرنگیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ نے فر کہ فرائض سے پہلے نوافل ادا کرنے والا اس حاملہ عورت کی طرح ہے جو پیدا ہونے کے قریب زمانے میں اسقاط حمل کردے اس طرح نہ وہ صاح حمل ہوتی ہے نہ صاحبِ اولاد' اسی طرح فرائض ادا کرنے سے پہلے نفل پڑھنے والے عبادت خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی تاجر اس الما

(پونجی) حاصل نہ کرے اسے نفع حاصل نہیں ہوتا۔ نیز سنت کو چھوڑ کر نفل میں مشغول ہو جانا بھی ایسا ہی ہے کہ اس طرح فرائض کی ترتیب باقی نہیں رہتی۔ (فتوح الغیب صفحہ نمبر ۹۴)

یعنی فرائض اور واجبات کو ترک کرنا اور ان کی بجائے سنت مستحبہ اور نوافل کو فرائض وواجبات کا درجہ دینا انتہائی ظلم عظیم اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ یا ایسی محافل کا قائم کرنا اور اُن میں اس قدر دیر لگانا جس کی وجہ سے صبح کی نماز (جو کہ ہر مسلمان پر فرض ہے) ترک ہو جائے۔ ایسی محافل برائے ثواب کے باعث عذاب ہوں گی۔

☆ انبیاء علیهم السلام کی چوکھٹ کے بغیر خدا تک رسائی نا ممکن ھے

اور یہ مقام ان کا ہے جنہیں صاحبانِ اسرار اولیاء کرام اور ارباب اخلاص ہونے کے باعث انبیاء کی چوکھٹ تک رسائی ہوتی ہے اور وہیں سے اکتساب فیض کر کے وہ لوگ منبع انوار واسرار الٰہی ہو جاتے ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

(فتوح الغیب صفحہ نمبر ۱۲۱)

عمل کشائش

ابوالفرح ابن جبار نے بیان کیا کہ میرے شیخ محمد بزاز قطیعیؒ نے بیان کیا کہ جب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر کوئی حادثہ پیش آتا تو آپ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھتے تھے نماز کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھتے تھے۔ اغثنی یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام

پھر سرور کائنات ﷺ کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر دل ہی دل میں عربی کا ایک شعر پڑھتے۔

(غوث اعظم از مولانا احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی صفحہ نمبر ۲۹ ناشر تبلیغی کتب خانہ لاہور)

مذہب حقہ اہلسنت وجماعت کی پیروی کرنا

صاحب عقل وبینش مومن کیلئے بہتر ہے کہ وہ سنت وجماعت کی پیروی کرے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۴۹)

امام کا دل اور زبان سے نیت کرنا

امام کو چاہیے کہ دل سے نیت کئے بغیر نہ نماز شروع کرے اور نہ تکبیر

کہے اگر زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہہ لے تو زیادہ اچھا ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۵۲۵)

امام کی قرات کے وقت خاموش رہنا

ابو عبداللہ احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک رسالہ میں اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز سکھائی ہے اور نماز میں ہم جو کچھ پڑھتے ہیں وہ بھی ہم کو بتادیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب قرات کرے تو خاموشی کیساتھ متوجہ ہو کر سنے۔ الخ

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۵۲۹)

بیس رکعت تراویح

تراویح کی بیس رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا چاہیے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۳۶۷)

(نوٹ): غیر مقلدین کے مشہور مکتبہ سعودیہ کراچی نے بیس تراویح کی جگہ آٹھ تراویح لکھ کر یہودیانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

صحابہ کرام کے دشمنوں سے اجتناب

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو چن لیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو چن لیا۔ میرے لیے انصار اور میرا رشتہ دار بنایا۔ آخر زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جو صحابہ کے مرتبے کو گھٹائے گا۔ خبردار تم ان کے ساتھ نہ کھانا' نہ نکاح کا سلسلہ کرنا' نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا نہ ان کی نماز جنازہ پڑھنا' ایسے لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۶۸)

صحابہ کرام کی فضیلت

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص کتنا خوش نصیب ہے جس نے مجھے دیکھا اور وہ شخص جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۶۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی نہ دو جو ان کو گالی دیگا اس پر خدا کی لعنت۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۶۸)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درخت (حدیبیہ) کے نیچے جس نے مجھ سے بیعت کی وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۶۸)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے صحابی ستاروں کی طرح ہیں تم ان میں سے جس کسی کا بھی قول لے لوگے سیدھا راستہ پاؤ گے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۶۸)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس زمین پر میرا کوئی صحابی دفن ہوگا اس کو اس زمین والوں کے لیے قیامت کے دن شفیع بنایا جائے گا۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۶۸)

معجزات اور کرامتیں

اہلسنت کا اس بات پر بھی اجماع ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ کے معجزات اور اولیاء کرام کی کرامتیں برحق ہیں۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۶۸)

غوثِ پاک کے مرید کون؟

آپ قصیدہ غوثیہ میں ایک شعر میں اپنے مریدوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ خواہ موسم کتنا گرم کیوں نہ ہو میرے مرید اس شدت کی گرمی میں دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ خواہ راتیں تاریک ہوں ان کی تاریکیوں میں (نماز فرض پنجگانہ) کے علاوہ عبادت کرتے ہیں اور نوافل تہجد ادا کرتے ہیں۔ تاریکی میں ان کی پیشانی نور الٰہی سے موتیوں کی طرح چمکتی ہے۔

(شرح قصیدہ غوثیہ ص ۴۶ طبع لاہور)

نظر ثانی:۔ مولانا خلیل خاں فیضی کوہی والہ (کبیر والہ)

اشاعت ۱۵

بندہ پروردگارم اُمّتِ احمد نبیؐ

دوستدار چار یارم تا باولادِ علیؓ

مذہبِ حنفیہ دارم ملّتِ حضرت خلیلؑ

خاکپائے غوثِ اعظمؒ زیرِ سایہ ہر ولی

۷ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مُفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

محمد شکیل اختر رضوی

عبد المجید جیولرز

فریدی مارکیٹ بلاک نمبر 4، خانیوال

مرکزی جامع مسجد اہل سنت و جماعت بریلوی خانیوال
پہ اللہ کی نوازشات

اندرون مسجد ماربل کی ٹائیلوں سے بنے ہوئے بارڈر پر
مندرجہ ذیل نقوش ظاہر ہیں

1۔ محمد ﷺ چار جگہ 2۔ کعبہ شریف

3۔ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) 4۔ حجر اسود

5۔ روضہ اقدس

روضہ اقدس اور دیگر آثار کی اہل ایمان باذوق حضرات
نمازوں کے اوقات کے بعد زیارت سے مستفیض ہوں

الداعی الی الخیر: مذہبی امور کمیٹی مرکزی جامع مسجد خانیوال

(ساقی آرٹ پریس باناوالی گلی خانیوال 56489)